ڈاکٹر معصوم شرقی کی رباعیات فکر و فن کے آئینے میں

ڈاکٹر محمد اقبال، آئی۔ جرمن

اسسٹنٹ پروفیسر، صدر شعبہ اردو

بی۔ شنکر انند آرٹس اینڈ کامرس ڈگری کالج

کڈچی، تعلقہ رائے باغ، ضلع بیلگاوی

تلخیص: ڈاکٹر معصوم شرقی پچاس برسوں سے زائد برسوں سے اردو زبان وادب کی خدمات میں مشغول ہیں۔ ڈاکٹر معصوم شرقی نے نثر میں پی۔ایچ۔ ڈی کا تحقیقی مقالہ، تنقیدی، تحقیقی، علمی وادبی مضامین، تذکرہ اور فن وشخصیت پر تصانیف شائع کر کے لائق ستائش کام کیا۔ اسی طرح انھوں نے شاعری میں غزلوں، نظموں اور رباعیوں کے مجموعے شائع کر کے خود کو ادب کا ایک مخلص و بے لوث خادم ثابت کیا۔

اس مقالے میں ڈاکٹر معصوم شرقی کا مختصر تعارف پیش کر کے ان کی رباعیات کو فکر و فن کے آئینے میں دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ: عصر حاضر کے حالات کے عکاس رباعیات

ڈاکٹر معصوم شرقی کا اصل نام عبد الغفار انصاری ہے لیکن وہ ادب کی دنیا میں اپنے قلمی نام ڈاکٹر معصوم شرقی کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر معصوم شرقی 4 نومبر 1948ء کو باری پاڑہ، کانکی نارہ، 24 پرگنہ (شمالی کلکتہ) میں پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر معصوم شرقی کے والد کا نام محمد شفقت علی انصاری اور والدہ کا نام زہرہ بی بی ہے۔

ڈاکٹر معصوم شرقی نے ابتدائی وثانوی تعلیم کے بعد اردو و فارسی میں ایم اے پاس کیا اس کے بعد اردو میں پی۔ایچ۔ڈی کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ ڈاکٹر معصوم شرقی کے پی۔ایچ۔ڈی کا عنوان "نظیر ثانی اشک امرتسری "تعارف، تنقید اور تدوین کلام" ہے۔ ڈاکٹر معصوم شرقی درس وتدریس کے پیشے سے وابستہ رہے۔ انھوں نے حمایت الغربا ہائر سکنڈری اسکول کانکی نارہ میں بحیثیت مدرس ملازمت کی جہاں وہ اردو و فارسی زبان وادب کی تعلیم دیتے رہے۔ 2008 میں ڈاکٹر معصوم شرقی نوکری سے سبکدوش ہوئے اور ادبی کاموں میں پہلے سے زیادہ مصروف ہو گئے۔ ڈاکٹر معصوم شرقی کی مطبوعہ تصانیف اس طرح ہیں۔

- عکس تاب (غزلیات کا مجموعہ) اشاعت 2009ء
- نظیر ثانی اشک امرتسری: تعارف تنقید اور تدوین کلام (تحقیقی مقالہ) 2012ء

- ادب جہاں(تنقید، تجزیہ اور تفہیم) 2015ء
- ادب واحتساب(تحقیقی علمی،ادبی ، مضامین) 2016
- کلکتے کاادبی ماحول: بیسویں صدی میں(دوسرا ایڈیشن) تذکرہ2016
- تراوش قلم(فن وشخصیت) 2017
- لمحوں کے قدم(نظمیں) 2017
- تنقید وتحلیل(تنقید وتحقیق) 2021ء
- ادب وعصر(تنقید وتجزیہ) 2022
- لذت سنگ(غزلیات)2023
- سخن زار(رباعیات) 2023
- اقبال بحر بیکراں(تحقیق) 2024

ان تصانیف کے علاوہ متعدد اخبارات ورسائل میں ڈاکٹر معصوم شرقی کے مضامین، تبصرے اور منتخب کلام شائع ہوئے ہیں اور ان کی کچھ کتابیں ابھی زیر ترتیب ہیں۔ ڈاکٹر یاسمین سلطانہ صدیقی نے ڈاکٹر معصوم شرقی کی شخصیت اور علمی وادبی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک جگہ تحریر کیا ہے:

> " معصوم شرقی برسوں تک درس وتدریس کے پیشے سے وابستہ رہتے ہوئے علمی خدمات انجام دیتے رہے اور ساتھ ہی بحیثیت قلم کار ادب کے میدان میں نثری وشعری اصناف سخن کے ذریعے اپنی تخلیقات وتحریروں کے سہارے سماج کی اصلاح کرنے میں مشغول رہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ معصوم شرقی ملنسار، مخلص، ہمدرد ونرم مزاج انسان ہیں اور ان کی تحریریں بھی پاکیزہ و سچے فن کی عکاس ہیں۔"
>
> (عکس ادب(اردو) سہ ماہی اورنگ آباد، اپریل تاجون 2019ء۔ شمارہ نمبر 27۔ صفحہ نمبر 34)

ڈاکٹر معصوم شرقی کی ادبی خدمات کے صلے میں انھیں متعدد اعزاز واکرام اور انعامات حاصل ہوئے جن کی تفصیلات اس طرح ہیں۔

☆اعزاز واکرام:

- سابق رکن مغربی بنگال اردو اکادمی، کلکتہ (34 برس)
- ممبر ایڈوائزری کمیٹی" پریشد بارتا" ویسٹ بنگال بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن، کولکاتا
- سکھشا پرسار سمیتی بھاٹ پاڑہ(شمالی کولکاتا)اعزازی مومنٹو1997ء
- "انشاء ایوارڈ برائے کلکتہ کا عصری ادب نمبر" اعزازی مومنٹو2000
- ہوڑہ رائٹرز ایسوسی ایشن: اعزازی مومنٹو2012
- حلقہ سخنوراں ہوڑہ: اعزازی مومنٹو2013ء
- اردو سوسائٹی ٹیا برج" کلکتہ ،اعزازی مومنٹو2013

- بزم ادب اور تمل ناڈو اردو پبلی کیشنز، چنئی: کاوش بدری ایوارڈ 2015

☆انعامات:

- علامہ رضا علی وحشت ایوارڈ 2013 (مغربی بنگال اردو اکادمی) برائے شاعری
- پرویز شاہدی ایوارڈ 2013 (بہار اردو اکاڈمی پٹنہ) برائے تنقید
- قاضی عبدالودود ایوارڈ 2014 (بہار اردو اکاڈمی) برائے شاعری
- علامہ رضا علی وحشت ایوارڈ 2015 (مغربی بنگال اردو اکاڈمی) برائے تنقید
- شانتی رنجن بھٹاچاریہ ایوارڈ 2016 (مغربی بنگال اردو اکاڈمی) برائے تحقیقی خدمات
- ادب واحتساب 2016 (اتر پردیش اردو اکاڈمی) برائے ادبی خدمات
- علامہ راشدالخیری ایوارڈ 2020 (مغربی بنگال اردو اکاڈمی) برائے فن و شخصیت

ڈاکٹر معصوم مشرقی کی عمر 76 برس کی ہو چکی ہے مگر ابھی وہ تھکے نہیں ہیں وہ خود اس بارے میں کہتے ہیں:

کہنے کو سبکدوش تو ہم ہو گئے معصومؔ
اک لمحہ بھی لیکن ہمیں فرصت نہیں ملتی

75 برس کی عمر میں ڈاکٹر معصوم شرقی نے 'سخن زار' کے نام سے رباعیات کا مجموعہ شائع کیا جو نہ صرف قابل ستائش ہے بلکہ قابل رشک بھی ہے۔ کیوں کہ شعری صنف رباعی کا فن مشکل ہے اسی لئے اکثر شعراء اس خار زار وادی میں جانے سے کتراتے ہیں۔ ڈاکٹر فراز حامدی نے رباعی کے موجد پر بات کرتے ہوئے اس فن کے متعلق ایک جگہ تحریر کیا ہے:

" رباعی کی چار مصرعی صنف سخن دراصل شعرائے عجم کی دین ہے، اسے دوبیتی، ترانہ، جفتی اور چار مصرعی سے موسوم کیا جاتا تھا لیکن اب اردو شعراء اسے "رباعی" کے نام سے جانتے ہیں۔ رباعی کا موجد ابوالحسن رودکی ہے چنانچہ اس سلسلے میں غلام محمد بن عیش خوارزمی رقمطراز ہیں کہ عید سعید کے موقع پر رودکی کہیں جارہے تھے کہ راستے میں چند لڑکوں کو جوز بازی کرتے دیکھا، تماشائیوں کا ایک مجمع کثیر وہاں موجود تھا، گیارہ سال کے ایک لڑکے نے جوز گچی میں ڈالے سب گچی میں جاپڑے مگر ایک باقی رہ گیا اور وہ لڑھکنے لگا جس کو دیکھ کر لڑکا بے ساختہ چلا اٹھا۔" غلطاں غلطاں ہمی رود تالب گور" رودکی نے اس جملے کو عروض کے مطابق موزوں پایا تو اس کے لئے بحر ہزج سے چوبیس اوزان استخراج کئے اور "دوبیتی" کا نام تراشا ملحوظ رہے کہ بحر ہزج کے علاوہ رباعی اگر کسی اور بحر میں کہی جائے گی تو وہ رباعی قطعہ کے زمرے میں آئے گی۔"

(سہ ماہی توازن مالیگاؤں، سلسلہ نمبر 46 ستمبر تا دسمبر 2001ء صفحہ نمبر ۵۵)

☆ڈاکٹر معصوم شرقی کی رباعیات فکر و فن کے کسوٹی پر:

ڈاکٹر معصوم شرقی نے 2023 میں سخن زار کے عنوان سے رباعیات کا اپنا پہلا مجموعہ شائع کیا (152) صفحات پر مشتمل اس مجموعے میں ڈاکٹر معصوم شرقی کے (250) رباعیات شامل ہیں جو مختلف موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر معصوم شرقی نے ہر صفحے پر دو دو رباعیات سیٹ کی

ہیں اگروہ ہر صفحے پر تین تین رباعیات شامل کرتے تو یہ مجموعہ اور کچھ کم صفحات پر شائع کیا جاسکتا تھا۔ڈاکٹر معصوم شرقی نے اپنے اس مجموعے کو مرشد فن ،مشہور صوفی شاعر محمد سعید سرمد کے نام کیا ہے، جن کی رباعیات سے وہ بے حد متاثر ہیں۔ڈاکٹر معصوم شرقی نے،ایک رباعی محمد سعید سرمد کی نذر کی اور اپنی محبت وعقیدت کا ثبوت دیا یہ رباعی اس طرح تخلیق ہوئی

بر چرخ ادب مثل قمر تھے سرمد
دریائے رباعی کے گہر تھے سرمد
تھا ان کا تصوف سے تعلق معصومؔ
مجموعۂ خوبی و ہنر تھے سرمد

ڈاکٹر معصوم شرقی کی رباعیات پر اظہار خیال کرتے ہوئے کوثر صدیقی (بھوپال) نے تحریر کیا ہے:

" ڈاکٹر معصوم شرقی کی نگاہ بہت وسیع ہے، خیالات کے اظہار و بیان پر قدرت کاملہ ہے۔ لفظیات کے گنج گراں مایہ کے مالک ہیں۔انہوں نے چاہے رباعیوں کا انبار نہ لگایا ہو لیکن جتنی رباعیاں کہی ہیں وہ رباعی کے فنی تقاضوں کے مطابق ہیں۔ان کا ایک فکری نظام ہے۔ موضوعات میں تنوع ہے۔ معصوم شرقی کی رباعیوں میں موجودہ عصر،اس کے مسائل اور نزدیک و دور رونما واقعات و حوادث کے عکس کے ساتھ ان کی گونج بھی ہے۔"

(سخن زار(رباعیات)ڈاکٹر معصوم شرقی۔2023۔ مطبع ایچ ایس آفسیٹ پرنٹرز، نئی دہلی۔
صفحہ نمبر ۱۱)

عصر حاضر کے حالات کی ڈاکٹر معصوم شرقی اپنے رباعیات میں عمدہ عکاسی کی ہے۔بطور نمونہ یہ چند رباعیات پیش ہیں: .

سہما ہوا انسان سدا رہتا ہے
کب خوف بھلا دل سے جدا رہتا ہے
کس وقت کوئی حادثہ پیش آجائے
ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا ہے

سہما ہوا ، دبکا ہوا، گھبرایا ہوا
پیچیدہ مسائل میں ہے الجھایا ہوا
زندہ ہے مگر زندہ دلی سے عاری
کیوں آج کا انسان ہے مرجھایا ہوا

مطلب کے لئے یاروں کی یاری ہے
اس دور میں مشکوک وفاداری ہے
کس طرح کسی کی ہو محبت پہ یقیں
اظہار محبت بھی اداکاری ہے

معدوم محبت کا نشاں ہے بھائی
ہر گام پہ نفرت کا دھواں ہے بھائی
ہیں آدمی دنیا میں تو لاکھوں لیکن
پر آدمیت ان میں کہاں ہے بھائی

اپنا ہو کوئی یا ہو بیگا نہ کوئی
ہمدرد نظر اب نہیں آتا کوئی

اس دور میں ہے سب کو اپنی ہی فکر
دیتا ہے یہاں کس کو سہارا کوئی

ڈاکٹر معصوم شرقی کے رباعیات میں متعدد موضوعات شامل ہیں۔ مختلف موضوعات نے ان کی رباعیوں کو دھنک رنگ بنا دیا ہے۔ ڈاکٹر امیر حمزہ(دہلی) نے ڈاکٹر معصوم شرقی کی رباعیات کے موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

" موضوعات کے اعتبار سے معصوم شرقی کی رباعیات کی بات کی جائے تو ان کے یہاں حمد، شہر کلکتہ، جبر و قدر، خود بینی، فطرت، دنیا، زندگی، لوگوں کے ساتھ معاملات زندگی، حالات وطن و دیگر موضوعات کی رباعیاں ملتی ہیں۔"

(سخن زار (رباعیات) ڈاکٹر معصوم شرقی، 2023ء مطبع: ایچ ایس آفسٹ پرنٹرز، نئی دہلی صفحہ نمبر 20)

ڈاکٹر معصوم شرقی نے حمدیہ رباعیات بھی تخلیق کی ہیں جو دلوں پر گہرا اثر چھوڑتی ہیں۔ اللہ کی تعریف اردو زبان ادب کا ہر شاعر کرتا ہے اور اپنے انداز سے اسے اشعار میں ڈھال ڈھالتا ہے۔ ڈاکٹر معصوم شرقی نے بھی اپنے انداز سے اللہ تعالی کی رباعیات میں اس طرح تعریف کی ہے:

خورشید کے چہرے پہ چمک تیری ہے
تاروں پہ بھی نورانی جھلک تیری ہے
تیرے ہی کرشمے ہیں جہاں میں ہر سو

نوخیز گلوں میں بھی مہک تیری ہے

تخلیق اسی کی ہے زمیں ساری دیکھ
باغات میں پھولوں کی حسیں کیاری دیکھ

اڑتی نظر آتی ہیں جو شاخ گل پر
ان تتلیوں کے جسم کی گلکاری دیکھ

سارا ہی عرب تیرا ، عجم تیرا ہے
ہو دیر و کلیسا کہ حرم تیرا ہے
ہے سب پہ ترے رحم و کرم کی بار
ہم پر بھی اے اللہ کرم تیرا ہے

اللہ تعالیٰ نے بنائی دنیا
ہر طرح کی چیزوں سے سجائی دنیا
ہر سمت تھا ایک عالم ہو جب طاری
فردوس مکینوں سے بسائی دنیا

ڈاکٹر معصوم شرقی نے رباعیوں میں بہترین منظر نگاری بھی کی ہے مثال کے طور یہ رباعی پیش ہے:

سبزے پہ عیاں قطرہء شبنم دیکھا
گلشن میں گل و خار کو باہم دیکھا
شاخوں کی لچکتی ہوئی باہیں دیکھیں
ہر چیز پہ اک حسن مجسم دیکھا

کلکتہ کے نامور شاعر حلیم صابر نے فن رباعی اور ڈاکٹر معصوم شرقی کی رباعیات کو فکر وفن کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے تحریر کیا ہے:

" رباعی واحد صنف سخن ہے جس کے چوبیس اوزان شجرۂ اخرب اور شجرۂ اخرم مقرر کئے گئے ہیں۔ زیادہ تر رباعیاں شجرۂ اخرم کی بحر بر وزن" لاحول ولا قوۃ الا باللہ " ملتی ہیں۔ معصوم شرقی نے بھی اسی پر زیادہ تر رباعیاں کہی ہیں۔ لیکن شجرۂ اخرم میں بھی ان کی کچھ رباعیاں ملتی ہیں اس سے بحر رباعی سے ان کی واقفیت کا اندازہ ہوتا ہے۔"

(سخن زار (رباعیات) ڈاکٹر معصوم شرقی۔2023ء۔ مطبع: ایچ ایس آفسٹ پرنٹرز، نئی دہلی بیک پیج)

ڈاکٹر معصوم شرقی کی رباعیوں میں آسان اور عام فہم الفاظ ملتے ہیں۔ حالاں کہ ان کے خیال کی بلند پروازی اتنی نہیں ملتی جتنی رباعی کے فن کے لئے ضروری ہے۔ رباعی کا آخری مصرع زیادہ اہم ہوتا ہے جب تک کہ اس مصرعے کا حق ادا نہ کیا جائے رباعی دل و دماغ پر زیادہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر معصوم شرقی کی رباعیات میں سادگی، پاکیزگی، سنجیدگی، شگفتگی، شائستگی اور خلوص کے ساتھ محبت ملتی ہے۔ ڈاکٹر معصوم شرقی نے کولکاتا اور مغربی بنگال کو موضوع بنا کر جو رباعیات تخلیق کی ہیں وہ نادر ہیں اور ان رباعیات سے ڈاکٹر معصوم شرقی کی اپنے شہر اور علاقے کی محبت جھلکتی ہے۔ کلکتہ اور مغربی بنگال پر تخلیق کردہ ڈاکٹر معصوم شرقی کی رباعیات فن کے معیار پر بھی پوری اترتی ہیں اس لئے یہ زیادہ اہم ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر معصوم شرقی نے اپنے مجموعے میں سب سے پہلے اسی موضوع کی رباعیوں کو شامل رکھا ہے، بطور نمونہ چند رباعیات پیش ہیں:

آماج گہہ علم و ہنر کلکتہ
ہے وحشتؔ و پرویزؔ کا گھر کلکتہ
اس شہر سے ہے نسبت قلبی مجھ کو
رکھتا ہے مجھے محوِ سفر کلکتہ

آنکھوں میں ہے آباد سدا خواب جنوں
دیتے ہیں ہمیں داد جو ارباب جنوں
کرتا ہے جہاں اہل جنوں کی تعظیم
بخشا ہے اسی شہر نے آدابِ جنوں

شہر کلکتہ کی نہیں کوئی نظیر
ہر سمت ہے خوباں کی نمایاں تصویر

معروف ہے زلف بنگالہ کی چھاؤں
تھے حسن طرحدار کے غالبؔ بھی اسیر

پیارا نہ بھلا کیوں ہم کو ہو بنگال
رکھتا ہے پر سکون جو ہم کو بنگال
ملتا ہے سبق نذرلؔ وٹیگورؔ سے وہ
دیتا ہے ہمیں درس وفا جو بنگال

ہے ہم کو جی جان سے پیارا بنگال
ہے اپنے جینے کا سہارا بنگال
اس بات کو سوچے گا کل سارا جہاں
جو سوچتا ہے آج ہمارا بنگال

ابتدائی وارتقائی دور کے رباعیات تخلیق کرنے والے شعراءمیں قلی قطب شاہ، ملاوجہی، میر تقی میر، مصحفی، حسرت لکھنوی، میرانیس، درد، الطاف حسین حالی، امجد حیدرآبادی، جگت موہن لال رواں، جوش ملیح آبادی، یگانہ، فراق، اور عصر حاضر کے شاہ حسین نہری، ڈاکٹر اسامہ ابن آدم، ڈاکٹر یوسف صابرؔ اور ڈاکٹر معصوم شرقی بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر معصوم شرقی نے رباعیات کا مجموعہ شائع کرکے اردو ادب کی تاریخ میں رباعیات کے حوالے سے خود کو درج کرلیا ہے۔ مقبول احمد مقبول، ناوک حمزہ پوری، فرحت حسین خوشدل اور ان جیسے کئی متعدد نامور شعراء ہیں جنوں نے صنف رباعی کی تخلیق میں اپنے انمٹ نشان چھوڑے۔ رباعی گو میں ایسے شعراء بھی شامل ہیں جنہوں نے رباعیوں کے دیوان شائع کئے۔ ان میں شاہ حسین نہری اور ڈاکٹر اسامہ ابن آدم بھی ہیں۔ ڈاکٹر معصوم شرقی نے اپنے رباعیوں میں خود کے اوصاف بھی بیان کئے ہیں، چند رباعیاں بطور نمونہ پیش ہیں۔

نظروں سے زمانے کی نہ مقصود رہا
میں محفل دنیا میں موجود رہا
تھا دل میرا بغض و حسد سے خالی
لیکن اے معصومؔ میں محسود رہا

سانسوں میں مری فکر و تخیل ہے ضم
کرتے ہیں عطا قرطاس و تحریک و قلم
معصوم مری جان ہے تخلیق ادب
لکھوں نہ اگر میں تو نکل جائے دم

ڈاکٹر معصوم شرقی نے محنت، محبت، نفرت، تعصب، خودداری، مطلب پرستی، خوش فہمی، انسانی فطرت، جدوجہد اور حوصلے کے علاوہ بھی کئی موضوعات پر رباعیات تخلیق کی ہیں۔ڈاکٹر معصوم شرقی ادب برائے زندگی کے قائل ہیں، ان کی رباعیات بھی ادب برائے زندگی کی عکاس ہیں۔ڈاکٹر معصوم شرقی، حالی سے قریب نظر آتے ہیں۔

تلخیص:(Summery)

ڈاکٹر معصوم شرقی نے پچاس سے زائد برسوں تک اردو زبان وادب کی زلفیں سنواری ہیں۔ڈاکٹر معصوم شرقی ادب برائے زندگی کے قلم کار ہیں۔ان کی رباعیات بھی ادب برائے زندگی کی عکاس ہیں۔ڈاکٹر معصوم شرقی کا کلام مبالغہ آرارائی سے پاک نظر آتا ہے۔ڈاکٹر معصوم شرقی کی رباعیات میں پاکیزگی، شائستگی، نرمی، حقیقت نگاری، نصیحت، سادگی، تصوف کا رنگ، فلسفہ، زندگی کے مسائل، زوال انسانیت، فن کی پختگی، سنجیدگی، درس اخلاق اور سماج کے اصلاحی پہلو ملتے ہیں۔ڈاکٹر معصوم شرقی نے اردو زبان وادب کی انتہائی محنت، لگن وخلوص کے ساتھ خدمت کی، وہ خود اس بات کو اپنی ایک رباعی میں کہتے ہیں :

لیلئ فن کو بھی نکھارا برسوں
گیسوئے سخن کو بھی سنوارا برسوں
حمد و نعت و قطعہ ، رباعی و نظم
کرتا رہا میں مشق گوارا برسوں

ڈاکٹر معصوم شرقی نے یوں تو متعدد موضوعات پر رباعیات تخلیق کی ہیں مگر حالات حاضرہ پر انھوں نے زیادہ توجہ دی ہے۔ڈاکٹر معصوم شرقی نے سماج میں ہو رہی برائیوں اور غلط کاموں پر چوٹ کی ہے۔ڈاکٹر معصوم شرقی نے دوسرے موضوعات کے مقابلے میں عصر حاضر کے حالات پر زیادہ رباعیاں تخلیق کی ہیں اور سماج کو آئینہ دکھایا ہے، اس موضوع کی پر یہ بھی رباعیات 'سخن زار' میں شامل ہیں۔

نفرت کی وبا دل میں پلے گی کب تک
تخریب کے سانچے میں ڈھلے گی کب تک
لرزاں ہیں در و بام محبت معصوم
آندھی یہ تعصب کی چلے گی کب تک

ماحول محبت کا بنایا جائے
نفرت کے چراغوں کو بجھایا جائے
دینا ہے مساوات و اخوت کو فروغ

دنیا سے تعصب کو مٹایا جائے

عاصی کا ہو چہرہ کہ ولی کا چہرہ
مشکوک نظر آیا سبھی کا چہرہ
ہر چہرے پہ اک چہرہ کسی کا دیکھا
ہے آج کہاں اپنا کسی کا چہرہ

"سخن زار" میں اپنی بات کے تحت ڈاکٹر معصوم شرقی نے فن رباعی کے تعلق سے بڑا اچھا بیان رقم کیا ہے۔ اسی بیان کو تحریر کر کے اس مقالے کو ختم کرتے ہیں۔

" رباعی کی دنیا میں قدم رکھنا برہنہ پا ایک خار زار میں پاؤں رکھنے کے مترادف ہے۔ رباعی ایک تخلیقی اور عروضی عمل ہے جس کے اظہار کے لئے سخت ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں نے اس فن کو فن کی طرح برتا ہے اور بصیرت و بصارت سے انصاف کی پوری کوشش کی ہے۔ ادب کی دنیا میں رباعی ایک مقبول و مشہور صنف ہے اور اس کی مقبولیت و شہرت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مختصر ہونے کے باوجود اس میں معنویت اور جامعیت کا ایک وسیع جہاں پوشیدہ ہوتا ہے۔"

(سخن زار (رباعیات) ڈاکٹر معصوم شرقی۔ 2023۔ صفحہ نمبر ٦)

☆☆☆

☆کتابیات

1. عکس ادب (اردو) سہ ماہی اورنگ آباد۔ اپریل تا جون 2019، شمارہ 27
2. سہ ماہی توازن، مالیگاؤں سلسلہ نمبر 46۔ ستمبر تا دسمبر۔ 2019
3. سخن زار (رباعیات) ڈاکٹر معلوم شرقی 2023ء
4. جدید شاعری کے ارتقا میں غیر مسلم شعراء کا حصہ۔ ڈاکٹر یوسف صابر۔ 2016
5. دیوان حالی۔ پبلشرس: رام نرائن لال کمار۔ 1985ء
6. تاریخ ادب اردو۔ علیم صبا نویدی۔ 2006
7. اسباق ادب۔ ڈاکٹر سید عقیلہ غوث۔ 2020

☆☆☆